DAR UL IFTA JAMIA BINORIA SITE KARACHI PAKISTAN
Ph: 021 - 2560300 - Ext.: 286 | Mobile:03332212607
Web Site: www.onlinefatwa.com | Email:darulifta@gmail.com

BINORIA International

S No: ========== 3148
Fatwa No: ====== 35500
Date: ========== 2/6/2007

NAME :>> Naveed Wamiq
ADDRESS :>> Karachi
EMAIL :>>
SUBJECT :>> TV

QUESTION :>>
Kia Farmatay Hain Ulamae Deen is baray main ke Ulama Ka Television Per Aakar Dars Dena ya Interview Dena Kesa Hai. agar jaiz hai to ab tak jo Ulama TV ko mutlaq Haram Kehtay Aaey hain kiya un key Fatawa Kaladam Hojaengay. jesa ke Hazrat Ludhyanvi Shaheed band TV ka Ghar main Hona bhi gunahe-e-Kabeera qarar datay thay.

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ علماء کا ٹی-وی پر آکر درس دینا یا انٹرویو دینا کیسا ہے؟ اگر جائز ہے تو اب تک جو علماء ٹی-وی کو مطلق حرام کہتے آئے ہیں کیا ان کے فتاوی کالعدم ہو جائیں گے؟ جیسا کہ حضرت لدھیانوی شہید؟ بند ٹی-وی کا گھر میں ہونا بھی گناہ کبیرہ قرار دیتے تھے؟ ——— نوید وامق کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً

موجودہ حالات میں ٹیلی ویژن بے شمار منکرات و محرمات اور فواحشات پر مشتمل جن میں چند درج ذیل ہیں۔

(۱) گانا بجانا، ساز سارنگی اور ڈھولک وغیرہ جو کہ قطعاً ناجائز ہیں جبکہ ٹی وی کے اکثر پروگرام اسی پر مشتمل ہیں ان کے ہوتے ہوئے تو تصویر کے بغیر بھی کوئی پروگرام دیکھنا یا سننا جائز نہیں

(۲) نامحرم مرد کا عکس کسی نامحرم عورت کو اور نامحرم عورت کا عکس یا تصویر کسی نامحرم مرد کو دیکھنا جائز نہیں جیسے آئینہ میں کسی نامحرم کو دیکھنا جائز نہیں جبکہ ٹی وی کے پروگرام نامحرم مرد و عورتوں پر ہی مشتمل ہوتے ہیں اور عام دیکھنے والے بھی نامحرم ہی ہوتے ہیں اور کسی شخص کا یہ کہنا کہ ٹی وی کی اسکرین پر براہ راست پیش ہونے والے مناظر تصویر نہیں بلکہ عکس ہیں بے سود ہے اسلئے کہ ٹی وی کا اصل حکم اس بات پر موقوف نہیں بلکہ اسکی حرمت کی اصل وجہ اوپر بیان کر دی گئی ہے پس ان مناظر کا دیکھنا قطعاً جائز نہیں خواہ وہ تصویر ہوں یا عکس نیز اسے اگر عکس تسلیم کر بھی لیا جائے تو بھی بے پردہ فاحشہ عورتوں کے عکس کو دیکھنا کسی نے بھی جائز نہیں قرار دیا اسی طرح عورتوں کیلئے نیم برہنہ مردوں کے عکس کو دیکھنا بھی کسی کے نزدیک جائز نہیں اور اگر بالفرض اسے عکس تسلیم کر کے جائز بھی قرار دے دیں تب بھی بعض خارجی مفاسد کی بناء پر ایک جائز امر مباح کام ناجائز ہو جاتا ہے جبکہ ٹی وی تو مجسمہ فساد ہے اسے کیسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے (۳) پروگرام خواہ کسی نوعیت کا ہو ٹی وی کے جو عام اثرات سامنے آرہے ہیں وہ یہ ہیں بے حیائی، بے غیرتی، بے ادبی، اور فحاشی جیسے دیگر جرائم نہایت تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور پورا مسلم معاشرہ تباہ ہو کر رہ گیا ہے ظاہر ہے کہ ٹی وی کے حاصل اور انجام کو دیکھا جائیگا اور اسکا انجام انتہائی خطرناک اور خلاف شرع ہے البتہ اگر ٹی وی کا کوئی پروگرام

(جاری ہے)

بفرضِ محال مذکورہ بالا محرمات اور دیگر تمام مفاسد و منکرات سے بالکل خالی ہو اور نہایت پاکیزہ ہو تو اسکے جواز میں درج ذیل تفصیل ہے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ ٹی وی کے پروگرام تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) واقعات کی مصور فلم ٹی وی پر دکھائی جاتی ہے (۲) واقعات اور پروگرام براہ راست نشر کیئے جاتے ہیں (۳) واقعات کی غیر مصور فلم ریکارڈ کی طرح پہلے تیار کر لیتے ہیں جسمیں اعداد کیساتھ کچھ غیر مرئی نقوش بھی ٹیپ ہو جاتے ہیں اور پھر حسب موقع اسکو لگاتے ہیں جسمیں سے آواز اور تصاویر بھی آجاتی ہیں ان میں سے پہلی صورت میں جو کچھ دکھلایا جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پاکیزہ، مذہبی اور تعلیمی نوعیت کا پروگرام ہو وہ بلاشبہ تصویر ہے اور جاندار کی تصویر دیکھنا، دکھلانا قطعاً حرام ہے اسمیں متحرک اور غیر متحرک تصاویر کے حکم میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جسطرح جانداروں کی تصویریں بنانا حرام ہے اسی طرح بلا عذر قصداً اور بالارادہ انکو دیکھنا بھی حرام ہے جیسا کہ مالکیہ کی عبارت سے معلوم ہو رہا ہے:

وهذا كله مصرح في مذهب المالكية ومؤيد بقواعد مذهبنا ولفظه عن المالكية
ما ذكره العلامة الدردير في شرحه على مختصر الخليل حيث قال يحرم تصوير حيوان عاقل او غيره
اذا كان كامل الاعضاء اذا كان يدوم وكذا ان لم يدم على الراجح كتصويره من نحو قشر بطيخ
ويحرم النظر اليه اذ النظر الى المحرم حرام اه (بلوغ القصد والمرام ص ۱۹)

وکذا فی تصویر کے شرعی احکام مصنفہ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی صاحب رحمہ اللہ ص ــــ
اس سلسلے میں اگر مفصل دلائل مطلوب ہوں تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا رسالہ "التصحیح العلم فی تقبیح الظلم" کا مطالعہ کریں۔ البتہ دوسری اور تیسری صورت میں جو کچھ دکھلایا جاتا ہے اسے قطعی طور پر تصویر کہنے میں تامل ہے مگر چونکہ ٹی وی کے پروگرام کے متعلق ہر وقت ہر جگہ اور ہر شخص کسطرح یقین کرے کہ یہ پروگرام کی فلم آرہی ہے یا براہ راست پروگرام ہو رہا ہے اور مسئلہ حرام اور غیر حرام کا ہے جسمیں ترجیح حرمت کو ہوتی ہے اسلئے اس بنیاد پر مطلقاً ٹی وی دیکھنے کو جائز سمجھنا یا بتلانا درست نہیں بالخصوص جبکہ مذکورہ بالا منکرات و فواحش ٹی وی کے پروگراموں میں جزء لاینفک کی حیثیت رکھتے ہیں تو ایسی صورت ٹی وی خریدنا، گھر میں رکھنا اور دیکھنا کسی بھی طرح جائز نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

حررہ: سیف اللہ کاغانی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی نمبر ۱۶
۲۵ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۸ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ

دار الافتاء